السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ حسن علی فوت ہوااورورثاء میں 4 بھتیجے 10 بھتیجیاں ایک بھانجہ چھوڑااورفوت ہونے والے نے مرتے وقت ساری ملکیت کی وصیت صرف ایک بھتیجے کے نام پرکی۔وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوناچاہیے کہ فوت ہونے والے نے جوملکیت چھوڑی ہے سب سے پہلے اس میں سے فوت ہونے والے کے کفن دفن کاخرچہ کیاجائے،دوسرے

نمبرپراگرمیت پرقرض تھاتواسے اداکیاجائے،تیسرے نمبرپراگرمیت نے کسی کےلیے وصیت کی تھی توکل مال کے تیسرے حصے تک وصیت پوری کی جائے۔مگرمذکورہ صورت میں بھتیجے کے نام کی جانے والی وصیت کوادانہیں کیاجائے گاکیونکہ بھتیجامیت کاوارث ہےاورورثاء کےلیے وصیت جائزنہیں ہے۔جیساکہ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:((لاوصية لوارث))(مسنداحمدج ٤،ص٨٦،رقم:١٧٦٨٠).

یعنی وارث کےلیے وصیت کرناجائزنہیں ہے۔لہذااس قاعدے کے مطابق بھتیجے کوکی جانے والی وصیت میں سے بھتیجے کوکچھ بھی نہیں دیاجائے گا۔

اس کے بعدفوت ہونے والے کی ساری ملکیت کوایک روپیہ قراردےکرمذکورہ ورثاء میں ترکہ اس طرح تقسیم کیاجائے گا۔

چاروں بھتیجوں کوملکیت میں سے ہرایک کوچارچارآنے دیےجائیں گے باقی میت کی دس بھتیجیاں اوربھانجہ محروم ہوں گے اس لیےان کوکچھ بھی نہیں ملے گا۔

موجودہ اعشاری فیصدنظام میں یوں ہوگا

100

4 بھتیجے عصبہ 100 ہربھتیجےکو 25،25

10 بھتیجیاں محروم

بھانجا محروم

ھذاماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 569

محدث فتویٰ